سخنان

جولائی کا شمارہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ مہینہ جمادی الاول اور جمادی الآخر کو مصادف ہے۔ ۱۵/جمادی الاول حضرت امام سجاد زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عید میلاد ہے۔ ہم اس سعادت و برکت کے ماہ محترم میں آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کر رہے ہیں ساتھ ہی یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت کی زندگی کا عمیق نظر اور بیدار ذہن سے مطالعہ فرمائیں۔

حضرت کے ان گنت فضائل میں یہ بھی ہے کہ کربلا کی سرگذشت کا وہی حصہ معتبر ہے جو حضرت کی زبانی ہم تک پہونچا ہے۔ حضرت نے وقت کے ماحول کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنے فریضۂ تبلیغ کو جس طرح بندوں سے خطاب کے بجائے معبود سے خطاب کی شکل میں ڈھالا ہے وہ اہلبیتؑ کی زندگی کا ایک تاریخی موڑ ہے۔

حضرت کی دعاؤں کی محض تلاوت کافی نہیں ہے ضرورت ہے کہ حضرت نے جو مضامین و مفاہیم پیش کئے ہیں ان سے سبق لیا جائے اور اگر آج کی دنیا میں سکون و فراغت کے ساتھ بسر کرنا ہو تو اپنی زندگی کو انہیں تعلیمات کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ خداوند بزرگ و برتر ہم سب کو اس کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔ (آمین)

لکھنؤ میں انسانیت بچاؤ احتجاج کی روداد آپ کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ ۲۰/جون کو دہلی میں بھی مظاہرہ کیا گیا جس کی رہنمائی معین الشریعہ مولانا کلب جواد نقوی صاحب قبلہ (امام جمعہ لکھنؤ) دام ظلہ العالی نے دوسرے علماء و فضلاء و دانشوران ملت و اکابر ملک کی رفاقت سے کیا۔ ہم اس کے بارے میں اپنے قلم سے کیا عرض کریں اپنے بے لاگ اظہار خیال کے لئے مشہور ''دس روزہ توحید میل'' میں دہلی مظاہرہ کی نسبت جو کچھ کہا گیا ہے اس کا ایک نہایت مختصر حصہ آپ کے ملاحظہ میں پیش کرتے ہیں۔ معاصر قمطراز ہیں کہ

''اگر آپ جمہوری مغربی انداز نظر نہ اپنائیں اور بندوں کو گنیں نہیں تولیں تو دہلی کی ریلی بہت باوزن و باوقار تھی۔ لکھنؤ میں دوارکا پیٹھ کے شنکر آچاریہ سوامی سروپانند سرسوتی مہاراج کے نمائندہ نے شرکت کی تھی جب کہ دہلی کے مظاہرہ میں مہاراج جی بہ نفس نفیس تشریف فرما تھے اور مہاراج نے ہی چار گھنٹے جاری رہنے والے اس جلسے کی مسند صدارت کو رونق بخشی۔

لکھنؤ سے شاہ فضل الرحمٰن واعظی ندوی کے علاوہ کسی اور ممتاز سنی عالم کے تشریف لے جانے کی اطلاع نہیں ہے مگر دہلی میں ڈاکٹر مولانا مکرم احمد صاحب امام شاہی مسجد فتح پوری اور ملی فاؤنڈیشن کے صدر اور امت کے نہایت سرگرم و بیدار مغز رہنما مولانا اسرار الحق قاسمی صاحب تشریف رکھتے تھے۔ ہندو بزرگوں میں شنکر آچاریہ جی کے علاوہ مشہور آریہ سماجی اور

سیاسی رہنما سوامی اگنی ویش شریک تھے اس لیے اس مظاہر کی دھمک لندن اور واشنگٹن میں زیادہ زور سے محسوس کی گئی ہوگی۔''

افسوس ہے کہ ملت کے اس اتحاد، اس بیداری اور احساس فرض کے اس منظر سے کچھ آنکھوں کو تکلیف ہوئی ہے۔ ایک ہوائی یہ چھوڑی گئی کہ مفکر اسلام الحاج ڈکٹر مولانا سید کلب صادق نقوی صاحب قبلہ دام وجودہ الشریف کا کما حقہ دہلی میں اعزاز ملحوظ نہیں رکھا گیا پھر بعد میں ڈکٹر مولانا مکرم احمد صاحب امام شاہی مسجد فتحپوری نئی دہلی کا نام نامی بھی اس میں جوڑ دیا گیا اور مولانا سید علی تقوی صاحب قبلہ دام برکاتہ (امام جمعہ دہلی) کا اسم گرامی بطور تتمہ کے لگا دیا گیا۔ ان حضرات کا احترام نہ ذرہ برابر کم ہوا نہ ذرہ برابر ان حضرات کی دلچسپی کم ہوئی۔ حکیم امت مولانا کلب صادق نقوی صاحب نے از راہ انکسار یہ چاہا کہ مہمانوں کو اظہار خیال کا بہتر موقع دیا جائے اس لئے موصوف نے تقریر نہیں فرمائی۔ اس الزام کی تردید معین الشریعہ اور چند دوسرے شیعہ، سنی علماء نے ایک بیان کے ذریعہ کر دی تھی لیکن یہ غلط بیانی مسلسل ہو رہی ہے اور ہر بار ایک نئے نام کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ خداوند کریم اپنے بندوں کو خاص کر کلمہ گویوں کو اور بطور اخص ولائے اہلبیتؑ کے دعویداروں کو شرور نفوس سے محفوظ رکھے اور اس پریشاں حال امت پر اپنوں کے مظالم کا سلسلہ روکے۔

اس سلسلے میں اور بھی کچھ مہملات اطلاع میں آئے ہیں مثلاً یہ کہ ''مشاہد مقدسہ پر حملے کے خلاف ریلی'' کی بجائے ''تحفظ انسانیت ریلی'' کیوں کہا گیا۔

حیرت ہے کہ بغض وحسد نے شعور کو اتنا دھیما کر دیا ہے کہ یہ بات سمجھ ہی میں نہیں آتی کہ مشاہد مقدسہ پر حملہ سے بڑھ کر غیر انسانی کون سی حرکت ہو سکتی ہے اگر ہم تحفظ مشاہد مقدسۂ محسنین وشہداء انسانیت کو تحفظ انسانیت کہتے ہیں تو یہ بالکل حق بجانب ہے۔ ہم ان متبرک ومقدس یادگاروں کے تحفظ سے بڑا کوئی اور انسانی فریضہ نہیں سمجھتے ہیں۔

اس میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے کہ امریکہ نے جن لوگوں کو عراق کا اقتدار سونپا ہے اس میں غلبہ اس کے اپنے آلۂ کار افراد کا ہے اگر دو چار حق شناس ہوں بھی تو اس کا ثمرہ کیا ہے۔

آقائے مقتدیٰ الصدر کا شجاعانہ اقدام بہرحال قابل ستائش ہے اور ہماری اطلاع میں نہیں ہے کہ مرجع معظم حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائی السید علی الحسینی السیستانی مَتَّعَ اللّٰہُ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ بَقَائِہٖ نے آقائی صدر کے خلاف کوئی فتویٰ جاری کیا ہو۔ بقیہ اور بھی اس طرح کی افواہ سننے میں آتی ہیں ان کے بارے میں اس شعر کے علاوہ اور کیا عرض کیا جا سکتا ہے۔

جنوں کا نام خرد پڑ گیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

آخر میں کچھ دیگر نوک جھوک کے عادی اشخاص کے لیے بارگاہ قاضی الحاجات میں دعا ہے کہ انہیں صحت مند دانش وبینش عطا فرما تا کہ ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے ان سے ہمیں یہ نہ کہنا پڑے کہ

ع۔ ''نظریں تو بنائے ہیں نظر پیدا کر''

(ادارہ)